تقریر بابت سیرت رسولؐ
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ

اَلۡکَوۡثَرَ۔خیرِکثیر بذریعہ حضرت مسیح موعودؑ

(تقریر نمبر5)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

هُوَالَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡهِمۡ اٰیٰتِهٖ وَیُزَکِّیۡهِمۡ وَیُعَلِّمُهُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَةَ ٭ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۙ وَّاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ ؕ وَهُوَالۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ (الجمعہ:3-4)

کہ وہی ہے جس نے اُمّی لوگوں میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کیا۔وہ اُن پر اس کی آیات کی تلاوت کرتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب کی اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے جبکہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے اور انہی میں سے دوسروں کی طرف بھی (اسے مبعوث کیا ہے) جو ابھی اُن سے نہیں ملے۔

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے اپنے بہت ہی پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بہت سی بشارات سے نوازا۔اُن میں سے ایک بشارت اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ کے الفاظ میں ہے۔جس میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ ہم نے تجھے اَلۡکَوۡثَرَ عطا کی ہے۔اَلۡکَوۡثَرَ کے معنی مفسرین نے ”خیر کثیر“ کے کئے ہیں اور خیر کثیر کی تشریح میں لکھا ہے کہ اس سے نبوت مراد ہے،اس سے قرآن مراد ہے،اس سے وفاشعار صحابہ مراد ہیں،اس سے خلافت مراد ہے،اس سے فتوحات مراد ہے،اس سے ترقیات مراد ہے اور اس سے مراد آخری زمانہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے خلفاء اور جماعت کے ذریعہ اسلام کو ملنے والی تقویت اور طاقت مراد ہے۔آج مجھے اِسی موضوع پر اظہار خیال کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ نے سورۃ الجمعہ کی آیت 3 اور 4 میں جن کی تلاوت میں اوپر کر آیا ہوں حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبعثتوں کا ذکر فرمایا ہے۔آیت 3 میں بعثتِ اولیٰ یعنی اپنی بعثت کا ذکر ہے اور آیت 4 میں بعثتِ ثانیہ یعنی آپؐ کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور بعثت کا ذکر ہے جس کے ذریعہ احیاءِ دینِ اسلام ہو گا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سورۃ الجمعہ آیت 9 کی تفسیر کے فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:

”اس آیت میں اس حدیث کی طرف اشارہ ہے جس میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہؓ نے پوچھا کہ یارسول اللہ! یہ آخرین کون ہیں؟ تو آپؐ نے سلمان فارسی کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا۔لَوۡ کَانَ الۡاِیۡمَانُ مُعَلَّقًا بِالثُّرَیَّا لَنَالَهُ رَجُلٌ اَوۡرِجَالٌ مِّنۡ فَارِسَ (بخاری) یعنی اگر ایک وقت ایمان ثریّا تک بھی اُڑ گیا تو اہل فارس کی نسل سے ایک یا ایک سے زیادہ لوگ اُسے واپس لے آئیں گے۔اس میں مہدی و معہود کی خبر ہے۔“ (تفسیر صغیر صفحہ 745 فٹ نوٹ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فٹ نوٹ میں تحریر فرماتے ہیں:
"اس آیت کریمہ میں جن آخرین کا ذکر کیا گیا ہے ان میں اُسی رسول کی بعثت کا ذکر ہے جس کا گزشتہ آیت میں ذکر ہوا ہے۔(هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا)۔ لیکن اس آیت کے آخر پر وہ چار صفات الٰہیہ بیان نہیں کی گئیں ہیں جو آیت نمبر 2 کے آخر پر بیان ہیں بلکہ محض عزیز و حکیم کی دو صفات دُہرائی گئی ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جس رسول کا آغاز میں ذکر ہے وہ دوبارہ خود مبعوث نہیں ہو گا بلکہ اس کا کوئی ظل مبعوث فرمایا جائے گا جو شرعی نبی نہیں ہو گا۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تعلق میں بھی یہی دو صفاتِ الٰہیہ بیان ہوئی ہیں جیسا کہ فرمایا۔ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِـيْمًا (سورۃ النساء:159)"

(ترجمۃ القرآن صفحہ:1029 فٹ نوٹ)

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے سورۃ الکوثر میں اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے تحت فٹ نوٹ میں اسی مضمون کو ذرا کھول کر یوں بیان فرمایا ہے:
"کوثر کے معنے ہر چیز کی کثرت کے ہیں نیز ایسے شخص کے جو بہت خیرات کرنے والا اور سخی ہو۔ جیسا کہ حدیثوں میں مسیحؑ کی نسبت آتا ہے کہ وہ آئے گا اور مال لٹائے گا لیکن لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔ پس اس جگہ ایک آنے والے اُمتی کا ذکر ہے جو روحانی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہو گا۔ چنانچہ اس سورۃ میں بتایا ہے کہ کافر کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں۔ وہ کس طرح ابتر ہو سکتے ہیں جبکہ ان کی روحانی اولاد میں تو ایک ایسا شخص کھڑا ہونے والا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے خزانے لٹائے گا۔ یہاں تک کہ لوگ اس کے دئے ہوئے مال کو قبول کرنے سے انکار کریں گے اور ایسا مال جس کے لینے سے لوگ انکار کرتے ہیں علمی خزانے ہی ہوتے ہیں ورنہ ظاہری مال کے لحاظ سے تو اگر کسی کے پاس کروڑ پونڈ ہو تو اُسے اگر ایک پونڈ بھی دیا جائے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے۔"
(تفسیر صغیر صفحہ نمبر 847 فٹ نوٹ)

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء نے بھی اَلْكَوْثَرَ سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے ذریعہ اسلام کا احیاء لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کا نام بھی غلام احمد رکھا یعنی حضرت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام صادق اور وفادار غلام ہمیشہ اپنے آقا کے نام کی سربلندی کے لئے کوشاں رہتا ہے۔ آپ علیہ السلام "احمد" بھی کہلائے اور آپؑ کی جماعت "احمدیہ" کہلائی۔ "احمد" کے معنی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے کے ہیں اور حقیقت میں اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے زیادہ تعریف کرنے والے ثابت ہوئے۔
حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اِس مضمون کو بڑی تفصیل کے ساتھ ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ حضورؒ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:
" آپؑ کو 1904ء میں اوپر نیچے یہ دو الہام ہوئے جن میں دو بشارتیں تھیں۔ ایک 8/دسمبر 1904ء کو اور دوسری 12/دسمبر 1904ء کو۔ پہلی بشارت یہ ملی کہ:- رسید مژدہ کہ ایّامِ نو بہار آمد (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 439) یعنی اللہ تعالیٰ نے بشارت دی کہ نئے سرے سے بہار آرہی ہے اور نو بہار سے مراد یہ ہے کہ ایک بہار پہلے اسلام پر آچکی ہے یعنی نشاۃ اُولیٰ میں اور اب نشاۃ ثانیہ میں ایک اور بہار کا وعدہ ہے اور یہ بہار بالکل ویسی ہے جیسی کہ نشاۃ اُولیٰ کی بہار ہے جو اگلے الہام سے ثابت ہے کیونکہ قرآن کریم نے نشاۃ اُولیٰ کی بہار کا ذکر "کوثر" کے لفظ میں بیان فرمایا ہے یعنی اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یہ بہار تھی اور اب بھی اس کے ساتھ وہی وعدہ ہے یعنی نو بہار میں بھی کوثر کا وعدہ ہے۔ اس تفصیل میں تو میں اس وقت نہیں جا سکتا۔ بہر حال اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ایک بڑی عظیم بشارت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تھی۔ تفسیر کبیر میں اسے بڑی وضاحت اور تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے جو دوست اسے پڑھ سکتے ہیں وہ ضرور پڑھیں۔ غرض یہ ایک عظیم اور All round (آل راؤنڈ) یعنی باقی بشارتوں پر محیط ہے۔ پس یہ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ اس قسم کی بشارت تھی۔ اب پہلے یہ فرمایا کہ "رسید مژدہ کہ ایامِ نو بہار آمد" یعنی ایک بہار پہلے آچکی ہے اور نئی بہار آرہی ہے۔ یہ خوشخبری ہمیں 8 کو ملی اور بارہ 12 تاریخ کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً فرمایا لَا تَيْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ رَبِّيْ (تذکرہ ایڈیشن چہارم صفحہ 440) ابھی تک جو مسلمان احمدی نہیں ہوئے ان پر تنزلی کا زمانہ ہے وہ بڑے مایوس ہیں۔ مایوس ہونا بھی چاہئے کیونکہ ہر طرف الٰہی وعدوں کے خلاف تنزلی اور بے عزتی کے حالات میں سے وہ گزر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف کرے اور انہیں ہدایت دے۔ لَا تَيْئَسُوْا مِنْ خَزَآئِنِ رَحْمَةِ رَبِّيْ۔ میں اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے یہ فرمایا کہ اس کی رحمت کے خزانے جو کوثر کی شکل میں اس سے پہلے آئے تھے وہ اب پھر آنے والے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خزائن سے تم مایوس نہ ہو۔ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ یہ اسی الہام کا ایک حصہ ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند ہیں۔ اسلئے ہم اس کا ترجمہ یوں کریں گے کہ وہ کوثر جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا ہوا تھا اس کا تمہیں پھر سے مہتمم بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اسی کوثر کا اہتمام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے زور سے فرمایا ہے "سب کچھ تیری عطا ہے گھر سے تو کچھ نہ لائے (درثمین صفحہ 36)"۔ پس فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

کی رحمت کے جو خزانے دنیا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اسلام کی نشاۃ اُولیٰ میں حاصل کئے اور آسمان سے نازل ہوتے دیکھے۔ دنیا اب وہی جماعت احمدیہ کی شکل میں دوبارہ دیکھے گی کیونکہ کوثر کا مہتمم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بنا دیا گیا ہے۔"

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 317-318)

آپؑ کے ذریعہ دین اسلام کو جو تقویت، طاقت اور احیاء حاصل ہوا وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیر کثیر ثابت ہوا یایوں کہہ لیں کہ آپؑ کا وجود جن جن معنوں میں اپنے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خیر کثیر ثابت ہوا اس کا اختصار سے احاطہ وقت کی مناسبت سے کرنا مقصود ہے۔ ان میں سب سے پہلے تو سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر لگنے والے الزامات اور اعتراضات کا کافی شافی و تسلی بخش جوابات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریراً و تقریراً بیان فرمائے اور تسلسل کے ساتھ خلفاء کے پلیٹ فارم سے یہ جہاد جاری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دور وہ تھا جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر بے ہانک اور زہر آلود الزامات کا سلسلہ جاری تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف کتب اور رسائل کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مربوط بنیادوں پر ایک لائحہ عمل کے تحت ان کا جواب دیا۔ جس کا اعتراف غیروں نے بھی کیا۔

مشہور مفسر، صحافی اور ماہر تعلیم مولوی ابوالکلام آزاد صاحب نے لکھا کہ

"ان کی یہ خصوصیت کہ وہ اسلام کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جاوے تاکہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے ہمارے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا آئندہ بھی جاری رہے... مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کیطرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے، قائم رہے گا۔"

(اخبار ملت لاہور 7 جنوری 1911ء)

ادیب، شاعر، ایڈیٹر علامہ نیاز فتحپوری صاحب لکھتے ہیں۔

"اس میں کلام نہیں کہ انہوں نے یقیناً اخلاق اسلامی کو دوبارہ زندہ کیا اور ایک ایسی جماعت پیدا کر کے دکھادی جس کی زندگی کو ہم یقیناً اسوہ نبی کا پَرتو کہہ سکتے ہیں۔"

(ملاحظات نیاز فتحپوری صفحہ 29)

اخبار 'صادق الاخبار' ریواڑی نے حضور علیہ السلام کی اِس خدمت کو یوں خراجِ تحسین پیش کیا۔

"مرزا صاحب نے اپنی پُرزور تقریروں اور شاندار تصانیف سے مخالفین اسلام کو ان کے لچر اعتراضات کے دندان شکن جواب دے کے ہمیشہ کے لئے ساکت کر دیا ہے اور کر دکھایا ہے کہ حق حق ہی ہے اور واقعی مرزا صاحب نے حق حمایت اسلام کا کماحقہ ادا کر کے خدمت دین اسلام میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔"

(بحوالہ بدر 20 اگست 1908ء صفحہ 6)

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں جلسوں کا آغاز ملکی سطح پر فرمایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقاریر ہوئیں اور اخبارات و رسائل شائع ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی 136 سالہ تاریخ میں جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے ان میں سرفہرست آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و سوانح و شمائل پر مشتمل ہے۔ جو تاریخ احمدیت کا جھومر ہے۔

سامعین! آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو خیرِ کثیر اسلام کو ملا اُس میں قرآن کریم سے محبت، عشق اور اُس کی اشاعت ہے۔ آج جماعت احمدیہ ہی ہے جس نے 78 سے زائد قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کر کے دنیا بھر میں پھیلائے۔ دنیا بھر کے بڑے بڑے ہوٹلوں کے ہر کمرہ میں باترجمہ قرآن کریم رکھے گئے۔ سربراہانِ مملکت اور سرکردہ رہنماؤں کو تحفہ قرآن کریم پیش کرنا ہے۔ سینکڑوں کی تعداد میں نمائشوں کا قیام ہے۔ سویڈن، ڈنمارک اور امریکہ میں قرآن کریم کی جو بے حرمتی کے واقعات پیش آئے ان کے مقابل پر جماعت احمدیہ نے اپنے اسلامی روّیہ سے اِن واقعات کو اسلامی تعلیمات کے پیش نظر ردّ کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"مَیں نے جب جماعتوں کو کہا کہ دشمنانِ اسلام قرآن کی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملے کر رہے ہیں تو قرآن کی نمائش لگائی جائے، قرآنِ کریم کی خوبصورت تعلیم کو واضح کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر نمائشیں لگیں اور لگ بھی رہی ہیں اور اس کے بعد دنیا سے، ہر جگہ سے یہی رپورٹس آ رہی ہیں

کہ جو غیر لوگ آنے والے ہیں وہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ جو قرآنی تعلیم اور جو اسلام تم پیش کر رہے ہو یہ تو اتنا خوبصورت اسلام ہے کہ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم اس کی مخالفت کس طرح کر رہے تھے۔ ہمارے سامنے تو اسلام کا یہ خوبصورت پہلو کبھی آیا ہی نہیں۔ یہ ہماری لاعلمی تھی۔ اکثروں کا بڑا معذرت خواہانہ لہجہ ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم اور دوسرا اسلامی لٹریچر لے کر جاتے ہیں۔ ان نمائشوں میں آنے والے پڑھے لکھے، سلجھے ہوئے، تعلیم یافتہ مسلمان بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں، دوسرے مذاہب والے بھی ہیں اور سب بلا استثناء اس کام کو سراہ رہے ہیں کہ یہ عظیم کام ہے جو تم لوگ کر رہے ہو۔ لیکن بدقسمتی سے ایک مُلّاں ہے اور ان کا بھی ایک طبقہ ہے جو بعض ملکوں میں اس نمائش کی مخالفت کرتا ہے۔ اسلام کی تعلیم پھیلانے کی مخالفت کرتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 9 دسمبر 2011ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ قرآن حلق کے نیچے نہیں جائے گا صرف زبان تک رہے گا۔ عملی صورت میں موجود نہ ہوگا۔ اس کے مقابل ہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسی جماعت تیار کی جو قرآن کی نہ صرف اشاعت کرتی ہے بلکہ اس میں بیان تعلیمات کو اپنے دل میں اُتار کر نہ صرف اپنے اندرونے کو خوبصورت بناتی ہے بلکہ اپنوں اور غیروں میں اس حسین تعلیم کو اجاگر کیا اور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ کتب کی اشاعت کا وسیع نظام ہے۔ رسائل، اخبار اور میگزینز الگ سے شائع ہوتے ہیں۔ اشاعت اور اسلام کے فروغ میں ایم ٹی اے اہم کردار ادا کر رہا ہے۔

سامعین! مساجد کو لیں جن کے متعلق کہا گیا ہے کہ جس نے اس دنیا میں ایک مسجد بنائی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت میں گھر بنایا۔ جماعت احمدیہ بہت معمولی آمدن کے ساتھ دنیا بھر میں واحد وہ جماعت ہے جو ہر سال سینکڑوں کی تعداد میں مساجد بنا کر اسلام کو روحانی لحاظ سے خیر کثیر سے مالا مال کر رہی ہے جس کے ذریعہ نماز باجماعت کا قیام عمل میں آتا ہے اور اللہ کے فضل اور رحمتوں کے خیر کثیر کا ذخیرہ اکٹھا ہوتا جاتا ہے۔ ہمارے مخالفین اور دشمن اس کوشش میں ہیں کہ وہ ہم سے قرآن کو چھین لیں۔ ہماری مسجدوں کو مسمار کر دیں تا ہمارے رابطے ختم ہوں جائیں مگر ان کی یہ دشمنی ہماری ترقیات میں کھاد کا کام کرتی چلی آ رہی ہے۔

تعلیم و تربیت اور تبلیغ کے لئے کئی شعبے خیرِ کثیر بن کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و مرتبہ کو بلند کر رہے ہیں۔ ان میں مبلغین، مربیان، معلمین، واقفینِ زندگی، واقفین و واقفات نو اور ذیلی تنظیموں کا مضبوط و مربوط نظام ہے جس میں جماعت کا ہر فرد لڑی میں پرویا ہوا ہے۔

ہاں ایک خیر کثیر خلافت علی منہاج النبوۃ کی صورت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شمائل کے بیان اور آپؐ کی شان و مقام و مرتبہ کو بلند کرنے میں ممّد ثابت ہو رہا ہے۔ ہماری جماعت کے پانچویں سالار حضرت مرزا مسرور احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ جماعت کی مکمل رہنمائی میں مصروف ہیں۔ یہ اتنا بڑا اَلْکَوْثَر یعنی خیر کثیر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ثابت ہوا ہے اور ہو رہا ہے کہ دشمن میں بھی ڈر اور خوف رہتا ہے۔ وہ اِس نظام کو ختم کرنے کے درپے ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس نظام کے ذریعہ کروڑہا احمدیوں کی حفاظت کرتا ہے اور جماعت کو دن دوگنی رات چوگنی ترقیات سے نواز رہا ہے۔

جماعت سے باہر غیر عددی طاقت میں بھی زیادہ ہیں۔ اموال میں بھی زیادہ ہیں۔ مگر معمولی رقوم رکھنے والے احمدیوں کے ذریعہ اسلام کو وہ تقویت مل رہی ہے جو غیروں میں ممکن نہیں۔ مساجد کا قیام، قرآن اور لٹریچر کی اشاعت، مبلغین کے نظام کا ذکر مَیں اوپر کر آیا ہوں۔ بیتُ المال کا ایک ایسا مربوط نظام جماعت احمدیہ میں موجود ہے کہ دنیا بھر کے 220 ممالک سے چندے خلافت کے پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوتے اور خلیفۃ المسیح کی ایماء اور اجازت سے خرچ ہوتے ہیں۔ آج سطح زمین پر کسی اسلامی ملک یا تنظیم میں اسلامی نظام بیتُ المال موجود نہیں۔ اسی نظام کے تحت ہزاروں یتیموں کی پرورش ہو رہی ہے۔ غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں کا سہارا بن رہی ہے۔ غریب بچیوں کی شادیاں ہوتی ہیں۔ کوئی ہے جو اس جیسا نظام دنیا میں کسی اور جماعت اور تنظیم میں دکھلا سکے۔

کوئی احمدیوں کے اِمام سے بڑھ کر کیا دُنیا میں غَنی ہوگا
ہیں سچے دل اس کی دولت اِخلاص اس کا سرمایہ ہے

(کلام طاہر)

سامعین! تقریر کا وقت ختم ہونے کو ہے۔ مَیں صرف ایک اور قوت اور طاقت کا اظہار کر کے اپنی تقریر کو ختم کرتا ہوں اور وہ ہے حضرت مسیح موعودؑ کے ماننے والوں کی صحابہ رسولؐ سے مماثلت اور اُن جیسی قربانیاں کرنا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا تھا۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

وہی مے اُن کو صحابہ نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

یہی وہ خیر کثیر ہے جو ہم سب کو ایک بنائے ہوئے ہے۔ دوسرے بھی اس سے خوف کھاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”کیا وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے منصوبوں سے اور اپنے بے بنیاد جھوٹوں سے اور اپنے افتراؤں سے اور اپنی ہنسی ٹھٹھے سے خدا کے ارادے کو روک دیں گے یا دنیا کو دھوکہ دے کر اس کام کو معرضِ التوا میں ڈال دیں گے جس کا خدا نے آسمان پر ارادہ کیا ہے۔ اگر کبھی پہلے بھی حق کے مخالفوں کو ان طریقوں سے کامیابی ہوئی ہے تو وہ بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ لیکن اگر یہ ثابت شدہ امر ہے کہ خدا کے مخالف اور اس کے ارادے کے مخالف جو آسمان پر کیا گیا ہو ہمیشہ ذلّت اور شکست اٹھاتے ہیں تو پھر ان لوگوں کے لئے بھی ایک دن ناکامی اور نامرادی اور رُسوائی در پیش ہے۔ خدا کا فرمودہ کبھی خطا نہیں گیا اور نہ جائے گا۔ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغۡلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیۡ یعنی خدا نے ابتداء سے لکھ چھوڑا ہے اور اپنا قانون اور اپنی سنّت قرار دے دیا ہے کہ وہ اور اُس کے رسول ہمیشہ غالب رہیں گے۔ پس چونکہ مَیں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں مگر بغیر کسی نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے بلکہ اُسی نبی کریم خاتم الانبیاءؐ کا نام پا کر اور اُسی میں ہو کر اور اُسی کا مظہر بن کر آیا ہوں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنی آدم کے زمانے سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ مفہوم اِس آیت کا سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی اب بھی میرے حق میں سچا نکلے گا“

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 380-381)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”مخالفین احمدیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے لے کر آج تک نہ کسی دلیل کے ساتھ بلکہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی اور اَنا اور مفادات کی وجہ سے آپ علیہ السلام کے دعوے کو رَد کر رہے ہیں، جبکہ اس کے مقابل پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہزاروں دلائل ازروئے قرآن، ازروئے حدیث، ازروئے اقوال و تفسیرات صلحاء و علماء گزشتہ ثابت فرمایا کہ آپ ہی وہ مسیح اور مہدی ہیں جس کی پیشگوئی قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ پھر آپ نے اپنی تائید میں الٰہی نشانات کی تفصیل بیان فرمائی۔ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کا آپ کے ساتھ جو سلوک رہا اُس کی روشنی میں واضح فرمایا۔ لیکن جن کے دلوں پر خدا تعالیٰ کی طرف سے مہر لگ جائے اُن کے دلوں کے قفل کوئی نہیں کھول سکتا۔ جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دینا چاہے اُنہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔ لیکن سعید فطرت لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا، آپ کی بیعت میں شامل ہوئے۔ اُن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرنے کی سعادت پائی جن کے مقدر میں خدا تعالیٰ نے ہدایت لکھ دی تھی۔ لیکن جو لوگ نام نہاد علماء کے خوف سے یا اُن کے پیچھے چل کر آپؑ کی بیعت میں نہیں آئے وہ باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل کے نازل ہونے کے، روحانی بارش کے برسنے کے اس فضل اور روحانی بارش سے محروم رہے اور اب تک رہ رہے ہیں۔ اس کے مقابل پر جیسا کہ میں نے کہا جن کو اللہ تعالیٰ ہدایت دینا چاہتا ہے، جن میں نیکی اور سعادت ہے وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ آپ کے وقت میں بھی قبول کیا اور آج تک کرتے چلے جا رہے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ زمانے کے فساد کی حالت میں آنے کی تمام نشانیاں پوری ہو چکی ہیں۔“

(خطبہ جمعہ 9 دسمبر 2011ء)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✿✿✿✿